بلالؓ

یعنی جو نظم

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

بیرسٹر ایٹ لا لاہور نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے اکتیسویں

سالانہ جلسے کے لئے لکھی ۔

مرغوب ایجنسی لاہور

صرف سرورق مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند پرنٹر چھپا

قیمت ۲/

کہا ایک جوہری نے نقش شناس تھا
اہلِ فارس جس کا بیتِ حرام تھا

جو آئینہ سکندرِ رومی تھا آ گیا
گردوں سے بھی بلند ارسطو کا مقام تھا

تاریخ کہہ رہی ہے کہ اُردو کی سلطنت
دعویٰ کیا جو ہم نے وہ داغ انجام تھا

دنیا سے اس شہنشہِ سخن کے سیاہ ہو
ہمسایۂ فلک [illegible] قائم تھا

آج ایشیا میں اُس کو کوئی جانتا نہیں
تاریخدان بھی اُسے پہچانتا نہیں



سکین بلالؓ و صیتی زادہ رحیم

نقطِ تحقیق حسن بود و جوابات مستقیم

اسوۂ بلالؓ

حسن کلامش بیک زمانِ سعی موٗذن

صلح اُس حریف تبسم و

مکرمہ

ہوتا ہے جب سود و حرم میں اختلاط
کرتی ہے وہ عیب کو ہم پیرہن

ہو بارۂ اجتماع وہ زاغ جاگزار
صید و کس ساجھی ہو اگر شیخ حرم

اقبالؔ! کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے؟

رومی فنا ہوا، حبشی کو دوام ہے!

